اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۷

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

جلد ۲۷ | ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ | یوم شنبہ | مطابق ۴ نومبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ دار البیعت لدھیانہ کی تعمیر

دار البیعت لدھیانہ کو سلسلۂ احمدیہ میں تاریخی لحاظ سے جو عظمت و شان حاصل ہے۔ وہ محتاجِ بیان نہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں خدا تعالےٰ کے فرستادہ اور دورِ حاضرہ کے مامور و مصلح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلے لوگوں سے بیعت لی۔ اور یہی وہ مقام ہے۔ جسے خدا تعالےٰ نے اس عظیم الشان شرف سے نوازا۔ کہ سلسلۂ عالیہ احمدیہ کا آغاز اس کی سر زمین پر ہوا۔ یقیناً آنے والی نسلیں اس بابرکت مقام کو دور دور سے دیکھنے آئیں گی۔ اور وہ اسے دیکھ کر اپنے ایمانوں کو تازہ کریں گی۔ مگر جہاں دار البیعت کو یہ غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ وہاں جماعت احمدیہ پر بھی یہ ذمہ واری عائد ہوتی تھی۔ کہ وہ اس مقام پر ایسی عمارت تعمیر کرے۔ جو زائرین و واردین کے لئے دعا کی تحریک کا باعث ہو۔ چنانچہ احبابِ جماعت یہ سنکر خوش ہوں گے کہ اب اس مقام پر جو نئے محلہ میں واقعہ ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد اور منظوری سے ایک مسجد کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے جس کا نقشہ نظارت تعلیم و تربیت نے تیار کروایا ہے۔ اور اسی کی نگرانی میں یہ مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ معمار بھی قادیان سے بھیجے گئے ہیں۔ اور بنیاد کی اینٹ بھی یہاں سے گئی ہے جس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر دعا کی ہے۔ اب ہر وہ احمدی جو دار البیعت لدھیانہ کو دیکھنے کے لئے جائے گا اس بات پر مجبور ہوگا۔ کہ وہ مسجد میں دوگانہ ادا کرکے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود اور سلام بھیجے۔ وہاں اسلام اور احمدیت کی ترقی اور اشاعت کے لئے پُر درد دعائیں کرے۔

آج سے نصف صدی قبل خدا تعالےٰ کے مسیح نے اسی کے حکم اور اذن سے لوگوں سے بیعت لینی شروع کی۔ اور اسی مقام پر سب سے پہلی بیعت لی گئی۔ اس وقت جن خوش قسمت اصحاب کو حضور کی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ وہ اُنگلیوں پر گنے جا سکتے تھے۔ مگر دیکھتے ہی دیکھتے اس قلیل گروہ نے ترقی کرنی شروع کی۔ اور اس قدر ترقی کی۔ کہ آج دس لاکھ سے بھی زیادہ لوگ اس الٰہی سلسلہ میں داخل ہیں۔ جس وقت خدا تعالےٰ کی طرف سے احمدیت کا بیج زمین میں بویا گیا مخالف تحقیر کی ہنسی ہنسے۔ اور انہوں نے خیال کیا۔ کہ یہ بیج کبھی پنپ نہیں سکتا۔ دشمنی اور عناد کی زہر بار ہواؤں نے چاہا۔ کہ وہ اس بیج کو اڑا کر لے جائیں۔ آندھیاں چلیں۔ اور تند و تیز سیلاب آئے۔ مگر یہ بیج بڑھا۔ اور پھولا۔ اور پھلا۔ یہاں تک کہ آج وہ ایک تناور درخت کی صورت میں رونما ہے۔ اور اس کی شاخیں اگر ایک طرف مشرق میں پھیل چکی ہیں۔ تو دوسری طرف مغرب میں اس کی شاخیں پہونچ گئی ہیں۔ اور لاکھوں روحانیت کے متلاشی اس کے آرام دہ اور ٹھنڈے سایہ کے نیچے اپنی خوش آئند زندگی گزار رہے ہیں یہ معجزانہ ترقی مومن کے ایمان کو تو بڑھاتی ہی ہے۔ مگر ایک کافر بھی اگر سنجیدگی اور متانت کے ساتھ اس عظیم الشان ترقی کو دیکھے اور پھر اس مخالفت پر غور کرے۔ جو سلسلۂ احمدیہ کو مٹانے کے لئے کی گئی۔ اور جس میں تمام چھوٹے اور بڑے۔ امیر اور غریب۔ حاکم اور محکوم۔ عالم اور جاہل متحد و متفق ہو گئے تھے۔ تو وہ بھی اس امر کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ مخالف حالات میں اس قدر عظیم الشان ترقی خدا تعالےٰ کی تائید۔ اور اس کی نصرت کا کھلا کھلا ثبوت ہے۔ اور یہ تو ابھی ابتداء ہے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ وہ دن ضرور آئیں گے۔ جب دنیا میں احمدیت ہی احمدیت ہوگی۔ اور مخالف مذاہب ایسی ادنےٰ اور ذلیل حالت میں ہونگے۔ کہ کوئی ان کی طرف توجہ نہیں کرے گا۔ بہرحال سلسلۂ احمدیہ اللہ تعالےٰ کا قائم کردہ پودہ ہے۔ اور وہ خود اس کا محافظ اور نگہبان ہے۔ اُس نے مخالف حالات میں اسے پہلے بھی ترقی دی۔ اور آئندہ بھی اپنے وعدوں کے مطابق ہمیشہ ترقی دیتا چلا جائے گا۔ مگر یہ ترقی خواہ کس قدر کیوں نہ ہو۔ جماعت احمدیہ اس دن کو نہیں بھول سکتی۔ جب خدا تعالےٰ کے مسیح کے ہاتھوں اس سلسلہ کی داغ بیل پڑی۔ اور نہ وہ اس دار البیعت کو فراموش کر سکتی ہے۔ جہاں اس سلسلہ کی بنیاد پڑی۔ یقیناً ہر احمدی جب بھی دار البیعت کو دیکھے گا۔ اُس کا تخیل اُسے آج سے کئی سال قبل کے اس زمانے کی طرف لے جائے گا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سلسلہ کی بنیاد رکھی۔ اور اس مقام پر اس کے مقدس ہاتھ پر مخلصینِ سلسلہ نے اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو قربان کرنے کا عہد کیا۔

پس چونکہ دار البیعت لدھیانہ کو تاریخی طور پر سلسلہ احمدیہ میں ایک امتیازی شان حاصل ہے۔ اس لئے تمام جماعت کے احباب کے لئے یہ امر انتہائی مسرت کا باعث ہے کہ وہاں اب مرکز سلسلہ کی ہدایات کے ماتحت مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس مسجد کو با برکت بنائے۔ اور اس کے انوار سے ایک عالم کو متمتع فرمائے۔

مسجد کے ملحق ایک کمرہ میں وہ مقام ہے جو اکثر روایات کے مطابق اصل جگہ ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت بیعت لی تھی۔ اس کے متعلق بھی نظارت تعلیم و تربیت غور کر رہی ہے۔ کہ ہو سکے تو اسے کسی مناسب رنگ میں ممتاز شکل دے کر معین و مخصوص کر دیا جائے۔ تا کہ وہ مبارک جگہ خاص عبادات اور دعاؤں کے لئے محفوظ ہو جائے۔ لیکن اس کے لئے فی الحال فنڈ میں گنجائش نہیں ہے اگر احباب نے ہمت کی تو انشاء اللہ باقی جو تعمیری کام ضروری ہے وہ بھی مکمل ہو جائیگا۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق سوا آٹھ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آج نزلہ کی وجہ سے علیل ہے۔ حضور کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے گلے میں شدید درد ہے دعائے صحت کی جائے ؛

سحری کو آنکھ نہ کھلنے کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

ایک شخص نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھا کہ اگر کسی شخص کی ماہ رمضان میں سحری کے وقت آنکھ نہ کھلے۔ تو کیا وہ یہ کہہ کر کہ مجھے آٹھ پہرہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں۔ روزہ چھوڑ سکتا ہے۔ اور اس کے بدلہ رمضان کے بعد روزہ رکھنے میں حق بجانب ہو سکتا ہے۔

حضور نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا۔

"یہ فتوےٰ قطعاً قابل قبول نہیں۔ آنکھ نہ کھلنا اس کا اپنا قصور ہے۔ اور اس قسم کا فاقہ ہرگز تکلیف مالا یطاق نہیں کہلا سکتا۔ ہاں جو بیمار ہو یا اس کی کمزوری ایسی ہو۔ کہ ڈاکٹر اسے روزہ سے روکے۔ صرف وہ کمزوری قابل قبول ہے۔ میرے جیسے کمزور آدمی نے اکثر اوقات آٹھ پہرے روزے رکھے ہیں۔ اور کوئی خاص تکلیف محسوس نہیں کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑھاپے میں اکثر آٹھ پہرے روزے رکھتے تھے۔ اور رکھتے ہی جاتے تھے۔ ایک شخص سحری کے لئے نہیں اٹھتا۔ اور تہجد گنواتا ہے۔ تو کیا روزہ نہ رکھنا اسے اس کا انعام ملے گا"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

(۱) ڈپٹی محمد فقیر اللہ خان صاحب سخت بیمار ہیں (۲) مکرم غلام محمد صاحب گکھڑ ایم اے۔ ڈی۔ آئی سکولز جڑانوالہ کا بچہ خلیق احمد ٹانگ پر گرم دودھ گرنے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہے (۳) شیخ عبد الغنی صاحب دھوری ریاست پٹیالہ عرصہ چار ماہ سے قلب کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ سب کے لئے دعائے صحت کی جائے ؛

خلافت جوبلی فنڈ میں سو فیصدی چندہ ادا کرنے والوں کی فہرست

(۸)

خلافت جوبلی فنڈ کے متعلق جن اصحاب نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ جن احباب نے ابھی تک چندہ جوبلی ادا نہیں کیا۔ یا پورا ادا نہیں کیا۔ انہیں چاہیئے کہ بہت جلد اپنے ذمہ کا واجب الادا چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں ؛

(۱) قاضی عبد السلام صاحب بھٹی افریقہ -/۲۶۶
(۲) ایم نور محمد صاحب غازی گھاٹ -/۱۲۸
(۳) مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب اودریسر -/۱۰۵
(۴) مولوی احسان الحق صاحب بھاگلپوری -/۹۰
(۵) مرزا رمضان صاحب چک ۴۶ شمالی سرگودہا -/۴۲
(۶) چودھری عبد اللہ صاحب گلانوالی -/۶۰
(۷) چودھری علی قادر صاحب سوہ ضلع جہلم -/۵۰
(۸) محمد یعقوب صاحب سمرالہ -/۵۵
(۹) خان عبد المجید خانصاحب پیرووال -/۵۰
(۱۰) مولوی محمد یعقوب صاحب عثمان آباد -/۶۲
(۱۱) سید عبد الہادی صاحب -/۴/-/۲۲
(۱۲) عبد اللہ حکیم ابراہیم صاحب دینگورلہ -/۴۵
(۱۳) چودھری طفیل محمد صاحب سونہ ڈپو -/۴۰
(۱۴) ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کوٹ سارنگ -/۳۰
(۱۵) ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب مانڈلے -/۲۵
(۱۶) سلطان محمد خان صاحب ہیڈ ماسٹر ضلع اٹک -/۲۵
(۱۷) منشی شرف الدین صاحب انسپکٹر پولیس جالندھر -/۲۶
(۱۸) چودھری عبد المسیح صاحب دھرسالہ -/۲۴
(۱۹) " غلام حیدر صاحب سوک کلاں -/۲۷
(۲۰) مسٹر شیر محمد صاحب آسٹریلیا -/۲۵
(۲۱) چودھری عنایت علی خانصاحب ریٹائرڈ ایکسائز انسپکٹر برنالہ -/۵۵
(۲۲) دیگر احباب جماعت برنالہ -/۴۵

(ناظر بیت المال)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی دعاؤں میں شامل ہونیکے لئے احباب اور عہدہ داران جماعت کوشش کریں

جن احباب اور جماعتوں کی طرف سے ۱۲ نومبر ۱۹۳۹ء سے قبل لازمی چندے یعنی چندہ عام حصہ آمد بچاس فی صدی اور چندہ جلسہ سالانہ پچھتر فی صدی داخل خزانہ ہو جائے گا۔ ان جماعتوں کے نام نیز ان احباب کے نام جو براہ راست مرکز میں چندہ بھیجتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ۱۲ نومبر ۱۹۳۹ء کو جبکہ حضور قرآن کریم کی آخری دو سورتوں کا درس دے کر دعا فرمائیں گے۔ دعا کے لئے خاص طور پر پیش کئے جائیں گے۔ احباب اور عہدہ داران جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس مبارک دعا میں شامل ہونے کے لئے خاص جد و جہد فرمائیں ؛

ناظر بیت المال قادیان

ضروری اعلان

صدقۃ الفطر کے متعلق جو یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اسے مقامی مستحقین میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اس کا اطلاق پراونشل انجمن بنگال پر نہیں ہو گا۔ کیونکہ اس کی تقسیم صدقات وغیرہ کا انتظام پراونشل امیر صاحب کے سپرد ہے۔ اور اس بارے میں امیر صاحب کی ہدایات ان کی ماتحت انجمنوں کے لئے قابل تعمیل ہوں گی ؛

ناظر بیت المال قادیان

حضرت مسیح موعود کی کامیابی کے متعلق اہلحدیث کے ایک اعتراض کا جواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناء اللہ صاحب کا ایک اعتراض

مولوی ثناء اللہ صاحب تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ان فرسودہ اعتراضات کو اپنے اخبار میں دوہراتے رہتے ہیں جن کا جماعت احمدیہ کی طرف سے کئی مرتبہ تفصیلی جواب دیا جا چکا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں انہوں نے ۲۰ اکتوبر کے اخبار میں "قادیانی اور بہائی" کے عنوان سے خامہ فرسائی کرتے ہوئے تحریر کیا ہے۔ کہ مرزا صاحب کا انتقال ہوئے اکتیس سال گزر گئے ہیں لیکن ابھی تک دنیا ان کے نور سے منور نہیں ہوئی۔ اور دنیا میں ظلمت، ضلالت اور اختلاف پہلے کی نسبت زیادہ ہے۔ بعد ازاں انہوں نے اس سوال کا جواب مانگا ہے۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب سچے تھے۔ تو حسب دعوے ان کے نور کی اشاعت کا نتیجہ بتائیں۔ کہ اس نور سے دنیا کو کہاں تک منور کیا۔

غیر دیانتدارانہ روش

قبل اس کے کہ ان کے سوال کا جواب تحریر کیا جائے۔ یہ بات واضح کر دینی ضروری ہے۔ کہ اگر کوئی ایسا شخص اس سوال کا جواب پوچھتا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی زمانے کو نہ دیکھا ہوتا جبکہ آپ گمنامی کی حالت میں تھے۔ اور جب آپ نے ایک گمنام بستی سے دعوے کیا۔ اور پھر باوجود تمام دنیا کی مخالفت کے آپ کو کامیابی و کامرانی حاصل ہوئی۔ اور روز بروز ہوتی جا رہی ہے۔ تو اسے کسی قدر معذور خیال کیا جا سکتا تھا۔ لیکن ایسا شخص جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کو پایا ہو آپ کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہو۔ اور باوجود اس کے وہ ناکام و نامراد رہا ہو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ترقی اس کے سامنے ہوئی ہو۔ جس کا اعتراف مخالفین تک ہو۔ وہ اگر کہے۔ کہ کوئی ترقی نہیں ہوتی اور ترقی کا ثبوت طلب کرے۔ تو یقیناً اس کا مطالبہ دیانت داری پر مبنی نہیں ہو سکتا اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس کی آنکھوں پر تعصب کی پٹی بندھی ہوئی ہے۔

فرقۂ اہل حدیث کی حالتِ زار

الغرض مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ اعتراض کرتے ہوئے دیانت داری کا ثبوت نہیں دیا حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ترقی بالکل واضح ہے۔ اس وقت آپ کے جاں نثار نہ صرف پنجاب و ہندوستان میں لاکھوں کی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ بلکہ روئے زمین کا کوئی خطہ ایسا نہیں۔ جہاں حضور کی تبلیغ نہ پہونچی ہو۔ اور وہاں آپ کے ماننے والے موجود نہ ہوں۔ دوسری طرف مولوی صاحب موصوف کی یہ ناکامی و نامرادی کہ نہ صرف اس مقصد میں جس کا بیڑا انہوں نے اٹھایا تھا۔ وہ ناکام رہے۔ بلکہ جماعت اہل حدیث کے چند افراد کی بھی اصلاح نہ کر سکے۔ اور بالآخر ان کی حالتِ زار پر ماتم کرتے ہوئے انہیں لکھنا پڑا

"میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ جماعت اہل حدیث کے تفرق و تشتت کا ذکر کر کے اس پر دو آنسو بہانا ایسا ہی ہے جیسے محرم کے دنوں میں شیعوں کا مرثیہ خوانی کر کے آہ و بکا کرنا۔ نہ اس کا فائدہ اور نہ اس کا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مشہور مصرع ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آج مسلم قوم پر عموماً۔ اور جماعتِ اہل حدیث پر خصوصاً پورا صادق ہے"

(اہلحدیث ۴ نومبر ۱۹۳۹ء)

پس مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے نور اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کا مقابلہ کر کے دیکھیں۔ کہ کس کے نور نے دنیا کو منور کیا۔ اور کون ناکام و نامراد رہا۔

خود ساختہ معیار

مولوی صاحب کے اس مضمون سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو معلوم کرنے کے لئے ایک خود ساختہ معیار قائم کیا ہے۔ جو قرآن مجید کے بالکل خلاف ہے شاید وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ادھر انبیاء دعوے کریں۔ اور ادھر دنیا ان کے قدموں پر آ گرے۔ حالانکہ اگر ان کے معیار کے مطابق دوسرے انبیاء کی صداقت کو دیکھا جائے۔ تو پھر گزشتہ انبیاء میں سے نعوذ باللہ کوئی بھی راستباز نہیں ٹھہرتا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے آخر تنگ آ کر قوم کو ہلاک کئے جانے کی بددعا کی۔ اور ان پر سوائے چند اشخاص کے کوئی ایمان نہ لایا اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر صرف ان کے بارہ حواری ایمان لائے۔ جن میں سے ایک آخری وقت میں مرتد ہو گیا۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کے مونہہ پر اس نے تھوکا۔ اور ایک قلیل رقم کے بدلے ان کو مخالفوں کے حوالے کر دیا۔ اگر ان صورتوں کے باوجود مولوی صاحب ان انبیاء کو راستباز سمجھتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جن کی ترقی ان کے مقابل لاکھوں گنے زیادہ ہے بدرجہ اولیٰ راستباز ماننا پڑے گا۔ مولوی صاحب اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہوتے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال پر بھی کہہ اٹھتے۔ کہ آپ تو تمام دنیا کے لئے بھیجے گئے تھے۔ مگر دنیا تک آپ کا ابھی نام تک نہیں پہونچا۔

پس مولوی صاحب کا قائم کردہ معیار بالکل غلط اور قرآن مجید کے بیان کردہ معیاروں کے متضاد ہے۔

خدا تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ کہ انبیاء دنیا میں بیج بونے کے لئے آتے ہیں۔ اور پھر وہ بیج اگتا ہے۔ بڑھتا ہے پھولتا ہے۔ اور ایک عالم اس کا شیریں پھل کھا کر لطف اندوز ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص شروع میں ہی بڑھنے والے بیج کو دیکھ کر کہدے۔ کہ یہ ابھی پھل کیوں نہیں لاتا۔ تو یہ اس کی حماقت کی دلیل ہو گی۔ کیونکہ پودہ اپنے وقت پر ہی پھل دیا کرتا ہے۔

خدا تعالےٰ نبیوں کی تدریجی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے: اولم یروا انا نأتی الارض ننقصها من اطرافها افهم الغالبون۔ کہ انبیاء کے مخالفین کے لئے یہی صداقت کی کافی دلیل ہوتی ہے۔ کہ نبی اکیلا ہوتا ہے پھر نبی کے ہمراہ آہستہ آہستہ ایک جماعت ہو جاتی ہے۔

پس اس معیار کے پیش نظر اگر مولوی صاحب ادنےٰ تدبر سے کام لیتے۔ تو انہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ کیونکہ آپ کو ماننے والے انہی لوگوں میں سے نکل کر آپ کی جماعت میں داخل ہوئے۔ جو ان کے مخالف تھے۔ اور مخالفین کو مونہہ کی کھانی پڑی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بعثتوں۔ اور اسلام کی ترقی کا ذکر سورۃ فتح میں کیا گیا ہے۔ اور نہایت لطیف تشبیہ میں بشارت دی کہ امتِ مسلمہ عارضی انحطاط کے بعد آخری زمانے میں از سرِ نو مسیح اوّل کی قوم کی طرح اسی کی بیان کردہ تمثیل کے مطابق مختلف حالات و مراحل سے گزرتی ہوئی برسرِ اقتدار آئے گی۔ اور یہ حضور کی بعثتِ جمالی ہو گی۔ چنانچہ قرآن کریم میں اس تمثیل کو یوں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ذالک مثلهم فی التوراة ومثلهم فی الانجیل کزرع اخرج شطأه فازره فاستغلظ فاستوی علیٰ سوقه۔ یعنی اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی اس کھیت سے تشبیہ ہے۔ جو اپنی روئیدگی نکالتا ہے۔ اور اس روئیدگی کو خوب نشوونما دیتا ہے یہاں تک کہ درخت اپنے تنے پر مضبوطی سے کھڑا ہو جاتا ہے۔

تب وہ لہلہاتا ہوا درخت کسان کو یا باغبان کو مسرور کرتا اور دوسری طرف دشمن کو آتش حسد میں جلا رہا ہوتا ہے۔

اس پُر حکمت تمثیل میں بتایا گیا ہے۔ کہ جس طرح مسلمانوں کی ترقی اور حیات کا پہلا دور مثیل موسیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ شروع ہوا۔ اسی طرح مسلمانوں کی ترقی کا دوسرا دور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ شروع ہوگا۔ نیز اس تمثیل و بشارت میں قرآن مجید نے بتایا کہ آنے والا سلسلہ کس طرح کمزور حالت سے ترقی کرے گا۔ اور کن حالات میں مراحل ترقی طے کریگا اس شجر کی ابتداء بیج کی طرح کمزور ہوگی۔ مگر اس کی جڑیں اندر ہی اندر پھیلیں گی۔ اور دوسری طرف اس کی شاخیں اس طرح چلی جائیں گی۔ کہ اپنوں کی نگاہ میں تو خوش کن منظر پیش کریں گی۔ مگر دشمن کی آنکھ میں خار بن کر کھٹکیں گی۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ

پس سلسلہ عالیہ احمدیہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہے۔ اور یہ بتدریج ساری دنیا میں پھیلے گا۔ اور ترقی کرے گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت میں میں فرمایا۔ "خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔"

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اپنا مقصد بیان فرمایا خدا تعالیٰ نے آپکو اس میں کامیاب و کامران کیا اور آپکے دشمن سرنگوں ہوئے

خاکسار نور الحق مولوی فاضل مجاہد تحریک جدید

اسلام نے سؤر کا گوشت کیوں حرام کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پچھلے دنوں خاکسار نے "ویدک لٹریچر اور گوشت خوری" کے موضوع پر ایک مضمون لکھا تھا جو الفضل میں قسط وار شائع ہوتا رہا ہے۔ اس میں میں نے بڑی وضاحت کے ساتھ ویدک لٹریچر سے گائے اور بیل کی قربانی اور اس کے فوائد دکھائے تھے۔ اس کے علاوہ باقی حیوانوں کا ذبح کرنا اور کھانا بھی ثابت کیا تھا اور یہاں تک دکھایا تھا کہ "جو آدمی قاعدے سے گوشت نہیں کھاتا وہ مر کر اکیس جون تک حیوان بنا رہتا ہے" (منو دھرم شاستر وغیرہ وغیرہ)

انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ ویدک دھرمی آریہ سماجی جو اپنے تئیں ویدک لٹریچر کے ماہر اور محافظ بتاتے ہوئے یہ دعوے کرتے ہیں کہ ویدک لٹریچر میں حیوانی قربانی یا گوشت خوری کا جواز ہرگز نہیں۔ میرے مضمون کا جواب دیتے اور ثابت کرتے کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں۔ مگر ویدک لٹریچر کے ماہر کہلانے والوں میں سے کسی ایک کو بھی جرأت نہ ہوئی کہ اس کے متعلق کچھ لکھے۔ اور جرأت ہوتی بھی کیسے جبکہ ویدک لٹریچر کو فی الحقیقت جاننے والے جانتے ہیں کہ اس میں گوشت خوری کی تعلیم کثرت سے پائی جاتی ہے۔ غرض آریوں نے نہ صرف اب میرے اس مضمون کا جواب لکھنے سے عاجز رہ کر اس مضمون کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی بلکہ اس سے تھوڑا ہی عرصہ قبل استاذی المکرم حضرت محمد اسحٰق صاحب نے "ویدک لٹریچر میں گوشت خوری" پر تبادلہ خیالات کرنے کی دعوت ہندوستان بھر کے ویدک دھرمیوں کو دی تو اس پر بھی کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ وہ ویدک لٹریچر سے حیوانی قربانی اور گوشت خوری کی ممانعت ثابت کرے۔ البتہ بعض ایسے ویدک دھرمیوں کے خطوط میرے نام ضرور آتے جو کہ سنی سنائی باتوں کی بناء پر ہی اپنے تئیں ویدک لٹریچر کے ماہر سمجھے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ ان کے خط ہی اس امر کی شہادت دے رہے ہیں۔ کہ وہ ویدک لٹریچر سے بالکل ناآشنا ہیں۔ اور لطف یہ کہ گائے بیل کی قربانی کے متعلق پیشکردہ حوالوں پر انہوں نے کبھی کچھ نہیں لکھا بلکہ بعض تو مجھ سے میرے ہندو استادوں کے نام دریافت کر رہے ہیں۔ اور بعض اور ایسی باتیں پوچھ رہے ہیں۔ جن کا اس مضمون کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان میں سے بعض خطوط کے جوابات میں دے چکا ہوں۔ آج ایک ایسے دوست کے ایک سوال کا جواب دیتا ہوں۔ جس نے مضمون سے متعلق سوال کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں "مسلمان جب یہ کہتے ہیں کہ گوشت کھانا جائز ہے اور یہ قرآن میں بھی لکھا ہے۔ تو پھر سؤر کا گوشت کیوں نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جب جنگل کا ہرن کھا لیتے ہیں تو اسی جنگل میں رہنے والا سؤر کیوں نہیں کھاتے؟"

جواباً عرض ہے کہ جس طرح قرآن کریم کے دیگر تمام احکام پُر حکمت ہیں۔ اسی طرح سؤر کو حرام قرار دینا بھی حکمت پر مبنی ہے۔ یہ بات تمام مذاہب کے باسمجھ لوگ مانتے ہیں کہ غذا کا اثر کھانے والے کی صحت عادات اور اطوار پر ضرور پڑتا ہے۔ ڈاکٹر تو ڈاکٹر سنسکرت کے سکولوں میں پنڈتوں کو میں نے کئی بار دیکھا ہے۔ کہ وہ طلباء کو بڑے زور سے کہتے ہیں۔ کہ طالب علم کو ہمیشہ گرم اور شہوت بڑھانے والی چیزیں کھانے سے بچنا چاہیئے۔ ماحصل یہ کہ غذا انسانی جسم اور اخلاق پر اپنا اثر ضرور کرتی ہے۔ اور اسی بات کے مدنظر رکھتے ہوئے قرآن کریم نے سؤر کا گوشت کھانا حرام قرار دیا ہے۔ کیونکہ سؤر میں غصہ اور شہوت تمام جانوروں سے زیادہ ہوتی ہے نیز وہ شہوت پرست پرلے درجہ کا گندہ اور غلاظت پسند حیوان ہے اب جو انسان اس کا گوشت کھائے گا۔ لامحالہ غصہ شہوت اور نجاست اس کا جزو بدن بنے گی۔ اور جس کی یہ حالت ہو جائے۔ وہ روحانیت اور اخلاق فاضلہ سے کوسوں دور جا پڑتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے سور کا گوشت کھانا منع فرما دیا ہے۔ ہرن چونکہ صاف ستھرا اور صاف ستھری غذا کھانے والا جانور ہے۔ اس لئے اس کا کھانا قرآن کریم نے جائز قرار دیا۔

اس کے بعد میں سوال کرنے والے صاحب کی توجہ ان کے گھر کی طرف پھیرنا چاہتا ہوں۔ منو دھرم شاستر وہ کتاب ہے۔ جس میں ویدک دھرم کے مذہبی اور سیاسی قوانین بیان کئے گئے ہیں۔ اور اسے آریہ سماجی بھی مستند مانتے ہیں۔ اس کے پانچویں ادھیائے میں منوجی مہاراج نے بڑی تفصیل کیساتھ یہ بات بیان فرمائی ہے۔ کہ کون کونسے حیوان کھانے حلال ہیں۔ اور کون کونسے حرام چنانچہ شلوک ۱۹ میں فرماتے ہیں۔ "کمہڑا (ایک قسم کا کدو) میلا کھانے والا سؤر لہسن گاؤں کا مرغ۔ پیاز شلجم۔ ان چھ چیزوں کو کھانے والا برہمن برہمن نہیں رہتا بلکہ نیچ ہو جاتا ہے۔" یعنی سؤر کا گوشت ایسی گندی چیز ہے کہ اسے اگر کوئی برہمن کھائے تو وہ برہمن ہی نہیں رہتا۔ اس سے ثابت ہے کہ سؤر کا گوشت کھانا بہت نقصان رساں ہے ایک ماہوار رسالہ "مستانہ جوگی" لاہور سے نکلتا ہے جسکا ایڈیٹر کٹر ہندو ہے۔ اس کے مارچ ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں "اصل غذا" کیا ہے کے عنوان سے ایک لمبا مضمون لکھا ہے جس کے ص۱۹ پر درج ہے "بعض ملکوں میں معمولی غذا سؤر کا گوشت ہے مگر یہ معلوم رہے کہ سؤر جانوروں میں سب سے زیادہ ناپاک ہے وہ ہر قسم کی سڑی ہوئی اور گندی چیزیں کھاتا ہے۔ اور گندی جگہوں میں خوب مست رہتا ہے۔ قدیم تاریخوں میں سے ایک تاریخ جو انسانی غذا پر بحث کرتی ہے۔ صاف ظاہر کرتی ہے۔ کہ سؤر نہایت گندہ جانور ہے۔ اور اس کا گوشت نہ کھانا چاہیئے" ....

اب غور فرمائیے کہ قرآن کریم نے سؤر کو حرام قرار دیکر سب مذاہب کے لوگوں بلکہ سب انسانوں پر جو اتنا بڑا احسان کیا ہے۔ اسپر اعتراض کرنا کونسی عقلمندی ہے۔ خاکسار ناصر الدین عبد اللہ مولوی فاضل وید بھوشن کاویہ تیرتھ۔ پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

اہم ملکی واقعات

وائسرائے ہند سے سیاسی لیڈروں کی ملاقات

دہلی سے یکم نومبر کی خبر ہے کہ گاندھی جی۔ مسٹر جناح اور بابو راجندر پرشاد نے آج وائسرائے کے ساتھ ملاقات کی۔ جو قریباً سوا گھنٹہ جاری رہی۔ اس کے متعلق سرکاری طور پر صرف یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ملاقات میں عام بات چیت ہوتی رہی اخباری نمائندگان کا بیان ہے۔ کہ وائسرائے نے صرف یہ کہا۔ کہ سر سیموئیل ہیور کے بیان کو غلط سمجھا گیا۔ اور ورکنگ کمیٹی نے خواہ مخواہ معاملہ خراب کر دیا ہے۔

اس ملاقات کے لئے جانے سے قبل گاندھی جی اور بابو راجندر پرشاد۔ مسٹر جناح کی قیام گاہ پر گئے۔ اور ان سے نصف گھنٹہ بات چیت کرتے رہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر جناح سے کہا گیا کہ وہ اپنے مطالبات پیش کریں۔ تاکوئی سمجھوتہ کر کے مشترکہ تجاویز پیش کی جاسکیں۔ مسٹر جناح نے کہا کہ پہلا مطالبہ تو یہی ہے کہ مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحدہ نمائندہ جماعت مانا جائے۔ گاندھی جی نے کہا۔ اگر یہ بات نہ مانیں۔ اور باقی سب مان لیں۔ مسٹر جناح نے جواب دیا۔ کہ اس کے نہ ماننے کی صورت میں کسی اور کے ماننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب انگلستان میں

جیسا کہ پہلے شائع کیا جاچکا ہے آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب ۳۰ اکتوبر کی شب کو بخیریت انگلستان پہونچ گئے۔ نائب وزیر ہند اور ہائی کمشنر فار انڈیا آپ کا استقبال کرنے والوں میں تھے۔ رائٹر کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ ۳۱ اکتوبر کی صبح آپ دفتر ہند میں تشریف لے گئے۔ جہاں وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ نے آپ کا استقبال کیا۔ اور دفتر ہند کے متعدد افسروں سے گفتگو کرتے رہے۔ رائٹر کے نمائندہ سے انٹرویو کے دوران میں آپ نے کہا۔ کہ میں پورے وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ سلطنت برطانیہ کے دوسرے حصوں کی طرح ہندوستان کی تمام تر ہمدردی برطانیہ کے ساتھ ہے جنگ خواہ کتنی لمبی ہو۔ اور اس کے نتائج خواہ کچھ بھی ہوں ہندوستان آخر دم تک برطانیہ کا ساتھ دے گا۔

مدراس میں آئینی تعطل اور گورنر کا اعلان

مدراس گورنمنٹ کے مستعفی ہونے اور گورنر کی طرف سے صوبہ کے باشندوں کے نام ایک براڈکاسٹ پیغام کی مختصر خبر درج کی جاچکی ہے۔ اس میں آپ نے کہا۔ میں نے ایک ایسی وزارت مرتب کرنے کی بہت کوشش کی جسے ایوان میں اکثریت حاصل ہو۔ مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۹۳ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں صوبہ کے آئین کو چھ ماہ کے لئے معطل کر کے تمام انتظامی اور قانونی اختیارات اپنے ہاتھ میں لینے پر مجبور ہوں۔ اس اثنا میں اسمبلی کا کوئی اجلاس منعقد نہیں ہوگا۔ چھ ماہ کے بعد اگر حالات درست نہ ہوئے تو برطانوی پارلیمنٹ کو ایک ریزولیوشن پاس کر کے اس تعطل کی میعاد کو زیادہ سے زیادہ تین سال تک وسعت دینی پڑے گی۔ آئی۔ سی۔ ایس کے تین ارکان پر مشتمل ایک بورڈ بنا دیا ہے۔ اور مختلف محکمہ جات ان کے سپرد کر دئیے ہیں۔ بمبئی۔ بہار۔ یوپی وغیرہ صوبجات کی حکومتیں بھی مستعفی ہوچکی ہیں لیکن ان صوبوں کے آئندہ نظم ونسق کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

وزیر اعظم بنگال کا پنڈت نہرو صاحب کو چیلنج

مسٹر فضل الحق صاحب وزیر اعظم بنگال نے لکھا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو اس سے انکار کرتے ہیں۔ کہ کانگرسی حکومتوں میں مسلمانوں پر سختی روا رکھی جاتی ہے کیا پنڈت جی کو وہ سرکلر یاد نہیں جو مسلم اداروں کو بھی ارسال کئے گئے تھے۔ کہ پرستش کے لئے گاندھی جی کی تصاویر آویزاں کی جائیں۔ پنڈت جی میرے ساتھ چلیں۔ تو میں انہیں درجنوں ایسے مقامات پر لے جاؤں گا۔ جہاں مسلم اقلیت پر کانگرسی حکومت نے شدید مظالم روا رکھے ہیں۔ یہ الزامات میں اگر ثابت نہ کر سکا۔ تو اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جاؤں گا۔ پنڈت جی نے اس چیلنج کو قبول کر لیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ مولوی فضل الحق صاحب پہلے یو۔ پی گورنمنٹ کی مسلم آزاریاں ان پر واضح کریں۔

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء فارم

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی عبد اللہ ولد اللہ دتا ذات جٹ سکنہ سوہاود تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۴ نومبر ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مؤرخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۹ء

(دستخط۔ جناب سردار اشو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ۔

(بورڈ کی مہر)

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

استقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ پیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان۔ پر چھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور استقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ وتباہ کر دئیے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے موہنہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کیلئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحبؓ طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم غیر ملکی حالات

روسی وزیر خارجہ کی استحادیوں پر نکتہ چینی

ماسکو سے ۱۳ اکتوبر کی خبر ہے کہ سپریم سوویٹ کونسل کے سامنے تقریر کرتے ہوئے ایم مولوٹوف نے کہا کہ جرمنی اور روس کو لڑانے کی پالیسی بالکل ناکام ہو چکی ہے۔ معاہدہ ورسیلز نے پولینڈ میں غیر پولستانی باشندوں پر ظلم کا جو دروازہ کھول دیا تھا۔ وہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے۔ اور اب جرمنی بھی چاہتا ہے کہ امن قائم ہو۔ مگر برطانیہ و فرانس جو کل تک جنگی اقدام کے خلاف تھے۔ آج قیام امن کی راہ میں حائل ہو رہے ہیں۔ پولینڈ کی سابقہ حالت اب بحال نہیں ہو سکتی اس لئے اس کے واسطے جنگ جاری رکھنا حماقت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جرمنی کے خلاف اصولوں کی جنگ کی جا رہی ہے۔ لیکن ایسی جنگ کا مطلب کوئی خطرہ لاحق ہو رہا ہے کہ کہیں جرمنی اپنی نو آبادیات کا مطالبہ نہ کرے اور اس طرح سیاسیات عالم میں ان کی برتری کو ٹھیس نہ پہنچائے۔ مزید برطانیہ کا اس جنگ میں کوئی مفاد نہیں۔ جرمنی کے ساتھ ہمارے تعلقات مضبوط اور مستحکم ہو گئے ہیں۔

ایم مولوٹوف نے کہا کہ امریکہ نے روس اور فن لینڈ کے جھگڑے میں دخل دے کر نامناسب حرکت کی ہے۔ روس نے تو ۱۹۱۷ء میں فن لینڈ کو آزاد کر دیا تھا۔ مگر امریکہ نے اب تک فلپائن کو آزاد نہیں کیا۔ ہم کسی سے لڑنا نہیں چاہتے۔ بلکہ جنگ کو ختم کرنے میں امداد کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری ہمیشہ یہ رائے رہی ہے کہ یورپ میں امن کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ جرمنی کافی طاقتور ہو۔ یہ خیال کرنا کہ جرمنی کو ختم کیا جا سکتا ہے حماقت ہے جو لوگ یہ خواب دیکھ رہے ہیں۔ وہ جرمنی کی عظیم الشان طاقت سے بے خبر ہیں۔ اور اس بات کو محسوس نہیں کرتے۔ کہ معاہدہ ورسیلز کے اعادہ کی کوشش خود ان کے اپنے لئے بھی مضر ثابت ہوگی۔

چیکوسلواکیہ کی نازک صورت حالات

چیکوسلواکیہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ چیکوسلواکیہ میں جرمنی کے خلاف جذبات نفرت روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ اور نازی اپنے اثر و اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے سخت ترین اقدامات اختیار کر رہے ہیں۔ ۲۸ اکتوبر کو چیکوں نے جمہوریت کے قیام کی یاد کے سلسلہ میں مظاہرے کئے۔ حالانکہ نازی حکومت کا آرڈر یہ تھا کہ کوئی مظاہرہ نہ کیا جائے ملک میں بے چینی بہت بڑھ رہی ہے۔ بوہیمیا اور موراویا میں چھ ہزار جرمن سپاہ پولیس کی حفاظت کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ سینکڑوں چیک لیڈر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اور انہیں ہتھکڑیاں لگا کر بازاروں میں پھرایا جاتا ہے۔ نازی ان کی سخت توہین کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان پر تھوکتے ہیں۔ بعض لوگوں کے مکانات پر یہ نوٹس لگا دئے گئے ہیں کہ اگر باہر نکلو گے۔ تو پھانسی پر لٹکا دئے جاؤ گے۔ پولیس کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرمنی کے احترام کے منافی حرکات کرنے والوں کو شدید سزائیں دی جائیں گی۔ اور کسی ایک فرد کی ایسی حرکت اس کی ساری بستی کے لئے پیغام مصیبت ثابت ہو سکتی ہے۔ تمام سکولوں میں جرمن زبان کی تعلیم لازمی قرار دیدی گئی ہے۔ چیکوسلواکیہ میں جمہوریت کی بنیاد مرحوم مزاریک نے ۱۹۱۸ء میں رکھی تھی۔ اور اس لحاظ سے یہ ۲۱ ویں سالگرہ تھی۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے مزاریک کے بیٹے نے کہا کہ ہم تمام یورپ کو آزاد دیکھنا چاہتے ہیں اور خود بھی آزاد رہیں۔ ہٹلر کی تقدیر کا آخری فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور اب چیکوسلواکیہ اسے سزا دے گا۔ لنڈن سے ۲۸ اکتوبر کی خبر ہے کہ آج یہاں بھی چیکوسلواکیہ کی جمہوریت کی یادگار منائی گئی۔ اس تقریب کا صدر رہی ڈائنش سینٹ سابق صدر جمہوریہ چیکوسلواکیہ کو بنایا گیا۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا ملک ابھی زندہ ہے۔ چیک سفیر نے کہا۔ کہ ہم اپنے ملک کو آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ اسی کے لئے جئیں گے اور اسی کے لئے مریں گے۔ حکومت برطانیہ سے اپیل کی گئی۔ کہ اس غرض کے لئے

چندہ جمع کرنے اور نوجوانوں کی تنظیم کرنے کی اجازت دی جائے۔ پیرس کے ریڈیو سٹیشن سے ۳۰ اکتوبر کو اعلان کیا گیا ہے کہ ویانا اور آسٹریا کے بعض اور شہروں میں آسٹروی فوج نے جو پولینڈ میں جنگ کے بعد واپس آئی ہے۔ جرمنوں کے خلاف بغاوت کر دی۔ کہا جاتا ہے کہ بغاوت نے خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ جرمن گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ نازیوں کے ہر دس سپاہیوں میں سے ایک کو گولی سے اڑا دیا جائے۔

امریکہ کا قانون غیر جانبداری اور جرمنی

یہ خبر پہلے شائع ہو چکی ہے۔ کہ امریکن سینٹ نے سامان جنگ پر پابندیوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ اور اب ہر ملک نقد قیمت ادا کر کے جو چیز چاہے خرید سکے گا۔ اپنے جہاز پر بار کرے گا اور اپنی ذمہ داری پر لے جائیگا۔ اس وقت تک امریکہ کسی ملک کو سامان نہیں دیتا تھا۔ اور یہ صورت جرمنی کے لئے مفید تھی۔ اور فرانس و برطانیہ کے لئے مضر۔ کیونکہ اگر جرمنی کسی ذاتی مفاد کے خیال سے بھی امریکہ سے کوئی مال نہ خریدتا۔ تو فرانس و برطانیہ بھی نہ خرید سکتے تھے۔ مثلاً اگر جرمنی کو یہ خطرہ ہو۔ کہ وہاں سے جہاز وں کا صحیح و سالم آ جانا مشکل ہے۔ اور اس لئے وہ امریکہ سے کوئی مال نہ خریدے۔ تو اتحادی اپنی حفاظت کے مناسب انتظامات مہیا ہونے کے باوجود امریکہ سے کوئی سامان نہیں خرید سکتے تھے۔ یا اگر جرمنی کو امریکہ اس لئے کوئی سامان مہیا نہ کرے۔ کہ وہ قیمت نقد ادا نہیں کر سکتا۔ تو اتحادی نقد قیمت ادا کرنے پر آمادہ ہونے کے باوجود اس سے کچھ نہیں خرید سکتے تھے۔ اور یہ صورت اتحادیوں کے لئے نقصان رساں تھی۔ صدر جمہوریہ امریکہ اس کے خلاف تھے۔ اور چاہتے تھے کہ اسے منسوخ کر دیا جائے۔ چنانچہ ان کی کوشش کامیاب ہو گئی۔ اور سینٹ نے قانون میں ایسی ترمیم کر دی۔ چونکہ اطالوی نقد روپیہ بھی ادا کر سکتے ہیں۔ اور سمندر بھی نسبتاً ان کے لئے محفوظ ہیں۔ اس لئے وہ اس پر بہت خوش ہیں اور ترکی کے معاہدہ کے بعد اسے اپنی دوسری عظیم الشان کامیابی سے تعبیر کرتے ہیں۔

بوسکی سفید گھوڑا

یہ نہایت عمدہ قمیصوں کے لئے ریشمی بوسکی ہے لائق دو گھوڑوں کی بوسکی مقابلہ کرتی ہے جتنے میں مضبوط ہے خانگی سکی چیز ہے۔ تھان ۴۲ گز عرض ۲۷″ قیمت مع محصول ۱۵ اور دو تھان کے خریدار کو محصول معاف نمونہ کا تھان چھ گز قیمت بلا محصول ۸ روپے۔ ۸ گز تک ایک بلایا بسٹ کا ثابت کرنے پر سو روپیہ انعام۔ آرڈر دیتے وقت سٹیشن کا نام لکھیں۔ سنگل سن اینڈ برادرس مسکہ لدھیانہ

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ پیچھے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مشک آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کرے گی۔ اس کے استعمال سے انتظار گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے ۸ آنے۔ نوٹ: نہ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ: مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

جنگ یورپ کی خبریں!

انگلستان کی خبریں

لنڈن یکم نومبر گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں برطانوی طیاروں نے جرمنی کے شمال مغربی علاقہ پر پرواز کی۔ بعض اہم مقامات کے فوٹو حاصل کئے۔ اور بخیر وعافیت واپس آگئے۔

آج ایک جرمن طیارہ نے برطانوی علاقہ پر پرواز کی۔ اور دو بم پھینکے۔ مگر کوئی نقصان نہ کرسکا۔ برطانیہ کی طیارہ شکن توپوں نے اس کا منہ پھیر دیا۔ اور وہ بھاگنے پر مجبور ہوگیا۔

پیرس یکم نومبر۔ حکومت فرانس کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ گذشتہ شب خلاف معمول پُر امن اور پرسکون رہی البتہ دن کے وقت موزیل اور سار کے درمیان گشت کرنے والی فوجوں کی سرگرمیاں جاری رہیں۔

لنڈن یکم نومبر آج ایک اور برطانوی جہاز جس کا وزن ۵ ہزار ٹن تھا۔ بحیرہ شمالی میں غرق کر دیا گیا۔ اس کے تمام جہازیوں کو بچا کر برطانوی بندرگاہ پر پہنچا دیا گیا ہے۔

آج دارالعوام میں نائب وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ شمالی چین میں برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈا میں اب بہت کمی واقع ہوچکی ہے۔ ٹین سین کی حالت حسب معمول ہے اور چین کی حالت بھی بدستور ہے۔

واشنگٹن یکم نومبر بحیرہ اوقیانوس میں ایک برطانوی جہاز پر جرمن آب دوز کے حملہ کا پیغام بذریعہ وائرلیس یہاں پہنچا ہے۔ اور چند امریکن جہاز اس کی مدد کے لئے روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

لنڈن یکم نومبر آج دارالعوام میں مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ آج کل جرمنی کے دو جنگی جہاز بحیرہ اوقیانوس میں سرگرم عمل معلوم ہوتے ہیں۔ ایک شمال میں ہے اور دوسرا جنوب میں۔ برطانوی بیڑے کے متعلق میں آئندہ ہفتہ مفصل بیان دوں گا۔

لنڈن یکم نومبر برطانیہ اور نوآبادیات کے نمائندوں کی کانفرنس آج شروع ہوگئی حکومت برطانیہ کی طرف سے نوآبادیاتی نمائندوں کو لنچ دیا گیا۔ اجلاس کے صدر مسٹر چیمبرلین تھے۔ نوآبادیاتی نمائندوں کے ساتھ ہائی کمشنر بھی موجود تھے۔

آج دارالعوام میں ڈیفنس کے متعلق قواعد پر بحث کے دوران میں اپوزیشن پارٹی نے بہت اعتراضات کئے۔ سر سموئیل ہور نے کہا۔ کہ حکومت اپوزیشن کا مشورہ لینے کے لئے تیار ہے۔ تا ترمیم شدہ قواعد پیش ہوکر پاس ہوسکتے۔

آج برطانوی لیبر منسٹر نے ایک تقریر براڈکاسٹ کی جس میں کہا۔ کہ گو اندرونی پالیسی کے متعلق حکومت سے ہمارے شدید اختلافات ہیں۔ لیکن جنگ کے معاملہ میں ہم سب متفق ہیں اور انتہائی قربانیوں کے لئے آمادہ ہیں۔

آج پارلیمنٹ میں وزیر بحریہ نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ جرمن آب دوزیں آئرلینڈ کے ساحل پر ایندھن اور ذخائر حاصل کرتی ہیں۔ جس کی ذمہ واری آئرلینڈ پر ہے۔ جنگی جہاز اس کے انسداد کا انتظام کر رہے ہیں۔

آج دارالعوام میں سوال کیا گیا۔ کہ کیا حکومت برطانیہ نے اپنے کسی حلیف کے ساتھ ایسا خفیہ معاہدہ کیا ہوا ہے۔ جو اختتام جنگ کے بعد کسی مصیبت کا موجب ہو حکومت کی طرف سے یقین دلایا گیا۔ کہ ایسا کوئی معاہدہ نہیں۔

آج پارلیمنٹ میں وزیر ماکولات نے بیان کیا۔ کہ ماہ دسمبر کے وسط سے لحم الخنزیر اور مکھن کو راشن سسٹم کے ماتحت تقسیم کرنے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ اگر شرح درآمد وہی رہی۔ جو آج کل ہے۔ تو ہر شخص کو ایک ہفتے میں آدھ پاؤ مکھن مل سکے گا۔ اور لحم الخنزیر نصف سیر۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جنگ شروع ہونے کے وقت ہمارے پاس ان چیزوں کا کوئی سٹاک نہ تھا۔

ملکہ معظمہ ۱۱۔ نومبر کو ایمپائر کی عورتوں کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کریں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات بیش بہا اور حیرت انگیز رعایت

پچاس روپیہ کی ستر کتابیں صرف پچیس روپیہ میں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قومی اور مرکزی کتب خانہ بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان" میں اس وقت خلفائے کرام اور علمائے سلسلہ کی اڑھائی تین سو کتابوں کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتابیں موجود ہیں۔ جن کی مجموعی قیمت آج سے کچھ عرصہ قبل پچاس روپیہ تھی۔ لیکن بک ڈپو کے نئے انتظام کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کی قیمت نصف کے قریب ہوگئی ہے۔ ہر احمدی کا اولین فرض ہے۔ اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائے۔ اور اپنے اہل وعیال کی تربیت اور رشتہ داروں، اور دوستوں میں تبلیغ سلسلہ کی خاطر اس بیش بہا خزانہ کو حاصل کرکے اپنے گھر کی لائبریری کو مکمل کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور علمائے سلسلہ کی کتابوں میں بھی اسی طرح رعایت کر دی گئی ہے۔

سوا تین سو کتابوں کی فہرست مع خلاصہ مضمون ہر کتاب وسن طباعت مفت طلب فرمائیں۔

مینجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

رشتے مطلوب ہیں

ایک معزز مخلص خاندان کی سلیقہ شعار امور خانہ داری سے بخوبی واقف اور صاحب سیرت وصورت تین نوجوان لڑکیوں کے لئے جن کی عمر ۱۵-۱۹-۲۳-سال ہے۔ جو کہ پرائمری پاس ہیں۔ معقول ذریعہ معاش رکھنے والے رشتوں کی ضرورت ہے۔ لڑکے نیک صالح تعلیم یافتہ برسر روزگار اور مخلص خاندان اور پنجاب کے شہری باشندے ہوں۔ خط وکتابت بنام بابو محمد الطاف صاحب جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ مردان صوبہ سرحد کلرک صوابی ڈویژن پی ڈبلیو ڈی مردان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراؤن بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۴½ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھیرتی ہے۔ باقی سولہ سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ۔ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دھرمسالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی۔ مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس ہے۔ جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبدالقدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

مینجر کراؤن بس سروس بشمولیت لیامن آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

جرمنی کی خبریں

لنڈن یکم نومبر۔ جرمنی کے خط دفاع یعنی سیگفریڈ لائن کی بھاری توپوں نے فرانسیسی مورچوں پر شدید گولہ باری شروع کر دی ہے۔ جرمن افواج نے چند دیہات پر بھی حملہ کیا۔ مگر پسپا کر دیا گیا۔

برلن ۳۱ اکتوبر۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ جرمن افواج سرحد کو عبور کر کے فرانس میں داخل ہو گئی ہیں فرانسیسی افواج خندقیں چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ ایک فرانسیسی گاؤں پر بھی جرمنوں نے قبضہ کر لیا فرانسیسی کچھ سامان چھوڑ گئے تھے۔ اس پر بھی قبضہ کر لیا گیا۔ برلن میں دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ مغربی محاذ پر اتحادیوں کا جوش سرد پڑ چکا ہے۔

آج لکسمبرگ کی سرحد کے سا تھ کئی مرتبہ جرمن اور اتحادی طیاروں کی جنگ ہوئی۔ بعض ہوائی جہاز لکسمبرگ کے علاقہ میں بھی داخل ہو گئے۔

ماسکو یکم نومبر۔ اتحادیوں کی ناکہ بندی سے بچنے کے لئے جرمنی کے جو جہاز روسی بندرگاہوں میں پناہ گزین تھے انہیں سوویٹ گورنمنٹ نے خرید لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اب جرمنی ان کے نقصان سے محفوظ ہو جائیگا۔

روس امریکہ سے دس ہزار ٹن ربڑ خریدنے کی گفت وشنید کر رہا ہے۔ اور چونکہ اس کی اپنی ضروریات کے لئے روس میں بڑ کافی پیدا ہوتا ہے اس لئے خیال کیا جا رہا ہے کہ یہ جرمنی کے لئے ہے۔

پیرس ۳۱ اکتوبر۔ زوریچ میں جنرل فان براؤشٹس جرمن کمانڈر انچیف کے مستعفی ہو جانے کی خبریں مشہور ہو رہی ہیں۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ دو مشہور معروف جرنیل جرمنی سے فرار ہو گئے ہیں روس کو خوش کرنے کے لئے بحیرہ بالٹک کو اس کے اقتدار میں دیدینے کا جو اقدام ہٹلر نے کیا ہے۔ اس سے نازی قائد بہت بگڑے ہوئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ امیرالبحر نے بھی اپنا استعفیٰ دس نے کے

پیش کر دیا ہے۔

ایمسٹرڈم ۳۱ اکتوبر۔ برلن کے باخبر حلقوں میں اس خبر کی پر زور تردید کی گئی ہے۔ کہ جرمنی غیر جانبدار ممالک کی راہ سے حملہ کرنا چاہتا ہے۔ ان کی سرحدات کے ساتھ جرمن افواج کو پھیلا دینے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ جرمنی کی اپنی سرحد بہت تھوڑی ہے۔

بوڈاپسٹ یکم نومبر۔ وائنا کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ آسٹریا میں عورتیں بازاروں میں مظاہرے کر رہی ہیں۔ وہ ہاتھوں میں سودا خریدنے کی خالی ٹوکریاں اٹھائے پھرتی ہیں جن پر لکھا ہے کہ ہم اپنے ہٹلر کی ممنون ہیں۔

آسٹرین فریڈم پارٹی نے کل رات ایک براڈکاسٹ میں کہا۔ کہ آسٹرین لوگوں کی صرف ایک ہی خواہش ہے۔ اور وہ یہ کہ رائکش سے علیحدہ ہو جائیں۔

ہندوستان کی خبریں

لکھنؤ یکم نومبر۔ آج پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ جنگ کے متعلق کانگرس ورکنگ کمیٹی کے بیان کو امریکہ کے ۶۸۰ ریڈیو سٹیشنوں سے براڈکاسٹ کیا گیا ہے اور کچھ قطع و برید کے بعد اٹلی۔ جرمنی۔ روس اور برطانیہ سے بھی براڈکاسٹ کیا گیا ہے۔ دنیا کی مختلف اقوام نے اس بیان کا خیر مقدم کیا ہے۔

الٰہ آباد یکم نومبر۔ گو ابھی تک استعفوں کی منظوری کا اعلان نہیں ہوا۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ گورنر نے انہیں منظور کر کے مشیروں کا تقرر بھی کر لیا ہے۔

بمبئی یکم نومبر۔ کانگرس گورنمنٹ کے مستعفی ہو جانے کی وجہ سے آج سٹاک ایکسچینج صرافہ۔ روئی۔ گندم اور سرسوں کی منڈیاں بالکل بند رہیں۔

لکھنؤ یکم نومبر۔ مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر نے گورنر کے استفسار پر یو۔ پی میں نئی وزارت بنانے سے معذوری کا اظہار کر دیا۔ اور اعلان کیا ہے کہ میں نے مسٹر جناح کے مشورہ سے ہی ایسا کیا ہے۔

دہلی یکم نومبر۔ چونکہ بعض سیاسی لیڈروں کی زندگی کے متعلق خطرات کی افواہیں مشہور ہو رہی ہیں۔ اس لئے جس ڈبہ میں گاندھی جی سفر کر رہے تھے اس میں پولیس کے بہت سے آدمی بھی سادہ کپڑوں میں موجود تھے۔

دہلی یکم نومبر۔ ایک سرکاری گزٹ مظہر ہے۔ کہ حکومت نے بعض سب اسسٹنٹ سرجنوں کو آرمی سروس کے لئے دوبارہ طلب کر لیا ہے۔

ناگپور ۳۱ اکتوبر۔ صدر کانگرس نے اعلان کیا ہے۔ کہ وائسرائے ہند کے ساتھ ملاقات کے بعد کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد کیا جائیگا۔

دہلی ۳۱ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ انڈین والنٹیر کور کے قیام کی منظوری ہو گئی ہے۔ یہ فوجی دستے مستقل ہونگے۔ ملازمت کی شرائط بھی طے ہو گئی ہیں۔ ہندوستان کی باقاعدہ ہوائی فوج میں بھی بعض جگہیں خالی ہیں۔ امیدواروں کی عمر اٹھارہ اور اٹھائیس سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ درخواستیں ریکروٹنگ ہیڈ کوارٹرز دہلی کے پتہ پر بھیجی جائیں بھرتی کا بورڈ عنقریب تمام ہندوستان کا دورہ کرے گا۔

لکھنؤ ۳۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کی سکیم یہ ہے کہ کانگرس اس وقت تک سول نافرمانی نہ کرے جب تک کہ دس لاکھ والنٹیر پہلے بھرتی نہ کر لئے جائیں۔

متفرق خبریں

لنڈن یکم نومبر۔ حکومت عراق نے برطانوی حکومت کو یقین دلایا ہے کہ فلسطین کے مفتی اعظم امین الحسینی برطانیہ کے خلاف کسی سرگرمی میں حصہ نہیں لیں گے۔ اور جب تک عراق میں مقیم رہیں گے۔ پر امن رہیں گے۔

شیلانگ یکم نومبر۔ آسام گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ سولہ روپیہ سے کم مالیہ پر پچاس فی صدی اور اس سے زیادہ پر پچیس سے چالیس فیصدی تخفیف منظور کی جائے۔ اس سے حکومت کی آمد میں ایک کروڑ ۱۴ لاکھ کی کمی ہوگی۔

حکومت آسام بعض مخصوص حالات کے پیش نظر مستعفی ہونا نہیں چاہتی۔ اور اس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کانگرس کی پارلیمنٹری سب کمیٹی کے پاس ایک وفد بھیجا جائے۔ جو خاص طور پر اس کی منظوری حاصل کرے۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ اٹلی اور یونان میں ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کے متعلق گفت وشنید جاری ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ یہ عنقریب طے پا جائیگا۔

دہلی یکم نومبر۔ علامہ مشرقی آف تحریک خاکساران نے اعلان کیا ہے کہ مسٹر جناح کے ساتھ میرے اختلافات کی خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ ہم میں کوئی اختلاف نہیں۔

لاہور یکم نومبر۔ مسٹر جی۔ ڈی سوندھی کو گورنمنٹ کالج کا پرنسپل بنا دیا گیا ہے آپ پہلے ہندوستانی ہیں۔ جسے یہ اعزاز ملا۔ آپ اسی کالج کے اولڈ بوائے ہیں اور یہیں پروفیسر تھے۔

لکھنؤ یکم نومبر۔ یو۔ پی گورنمنٹ نے تبرا ایجی ٹیشن کے قیدیوں کو مختلف جیلوں سے غیر مشروط طور پر رہا کرنے کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ شیعوں نے پہلے احتجاجاً تعزیئے نکالنے بند کر دیئے تھے۔ مگر اب نکالنے کا اعلان کیا ہے۔

لنڈن یکم نومبر۔ ایک سیاح کا بیان ہے کہ وارسا میں ۲۵ ہزار مکانات پیوند خاک ہوئے ہیں۔

اٹلی کی وزارت میں بعض اہم تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ چھ وزیر مستعفی ہو گئے ہیں فوج میں بھی اہم تبدیلیاں وقوع میں آئی ہیں۔ ایک نیا چیف آف دی سٹاف مقرر کیا گیا ہے۔

کابل ۳۱ اکتوبر۔ حکومت افغانستان اور مصر کے مابین تجارتی معاہدہ کی گفت وشنید شروع ہو گئی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah